# 94454- عورت کا خاوند کے لیے عدم مباشرت کی شرط رکھنا

## سوال

میری منگیتر کی مباشرت وجماع کے متعلق عجیب سوچ ہے، اس کی رائے میں مباشرت کرنا صحیح نہیں، وہ یہ شرط رکھ رہی ہے کہ شادی کے بعد اس سے مباشرت نہ جائے، اسی سوچ اور فکر پر مصر ہے کہ اگر اس کا مطالبہ نہ مانا گیا تو وہ مجھ سے شادی نہیں کریگی، لیکن وہ لڑکی دین پر عمل کرنے والی ضروری ہے، آپ کیا مشورہ دیتے ہیں ؟

## پسندیدہ جواب

اول :

کسی بھی مسلمان شخص کے لیے اللہ کی
جانب سے حلال کردہ چیز کو اپنے لیے حرام کرنا جائز نہیں.

اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے :

**{اے ایمان والو تم اللہ کی جانب
حلال کردہ پاکیزہ چیزوں کو اپنے لیے حرام مت کرو، اور حد سے تجاوز مت کرو یقینا اللہ
تعالی حد سے تجاوز کرنے والوں سے محبت نہیں فرماتا}** المآئدۃ (87).

اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا
فرمان ہے :

"اسلام میں رہبانیت نہیں ہے"

علامہ البانی رحمہ اللہ نے اسے سلسلۃ
الاحادیث الصحیحۃ (287/4) میں درج کیا ہے.

اور پھر خاوند و بیوی کے مابین
معاشرت کو ایک غیر صحیح امر کا وصف دینا اور اسے سلبی چیز قرار دینا بہت ہی غلط اور
برائی ہے، کیونکہ جب اللہ سبحانہ وتعالی نے اپنے بندوں کے لیے اسے حلال کیا ہے اور
سب سے افضل و اعلی انسان اور سب انبیاء سے افضل و اعلی شخص نے جب اس سے فائدہ اٹھایا
ہے تو پھر یہ ایسے نہیں ہو سکتا.

اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے :

**{اور البتہ تحقیق ہم نے آپ سے قبل**
**بہت سارے رسول مبعوث کیے اور ان کی بیویاں اور اولاد بھی بنائی}** الرعد (38).

پھر یہ بھی ہے کہ اگر لوگ اس غلط بات
پر عمل کرنے لگیں تو پھر زمین پر نسل انسانی کیسے باقی رہے گی؟

اور پھر روز قیامت رسول کریم صلی اللہ
علیہ وسلم باقی انبیاء سے اپنی امت زیادہ ہونے میں کیسے فخر کریں گے، اسی لیے رسول
کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے زیادہ بچے جنم دینے والی عورت سے شادی کرنے کی ترغیب
دلائی ہے.

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا
فرمان ہے:

"تم ایسی عورت سے شادی کرو جو سب سے
زیادہ محبت کرنے والی اور زیادہ بچے جنم دینے والی ہو، کیونکہ میں تمہاری کثرت سے
باقی امتوں پر فخر کروں گا"

سنن ابو داود حدیث نمبر (2050).

دوم:

جب کوئی عورت یا اس کی ولی ایسے شرط
رکھے کہ اس کا خاوند اس سے مطلقا وطئ نہیں کریگا، یا پھر ایک بار ہی وطئ کریگا تو
نکاح کے مقاصد کے منافی ہونے کی بنا پر یہ شرط باطل ہوگی.

کیونکہ خاوند تو اس سے استمتاع اور
عفت و عصمت اور اولاد چاہتا ہے.

کیا اس صورت میں یہ عقد نکاح صحیح
ہوگا اور شرط باطل قرار دی جائیگی یا پھر عقد نکاح ہی اصلا باطل ہوگا؟

اس میں فقہاء کرام کا اختلاف پایا
جاتا ہے، مالکیہ اور شافعیہ اس صورت میں عقد نکاح کو باطل قرار دیتے ہیں، لیکن
حنفیہ اور حنابلہ کے ہاں یہ شرط باطل ہوگی اور نکاح صحیح ہوگا.

شافعی کتب "مغنی المحتاج" میں درج
ہے :

"اگر شرط نکاح کے اصلی مقصد میں مخل
ہو مثلا کوئی شرط رکھے کہ خاوند اسے سے بالکل وطئ نہیں کریگا، یا پھر اس سے سال میں
صرف ایک بار وطئ کریگا، یا پھر صرف رات کو یا صرف دن کے وقت ہی وطئ کریگا، یا یہ
شرط رکھے کہ اسے طلاق دے گا چاہے وطئ کرنے کے بعد ہی طلاق دے، تو اس سے نکاح باطل
ہو جائیگا، کیونکہ یہ شرط عقد نکاح کے مقصد کے منافی ہے اس لیے نکاح کو باطل کر
دے گی" انتہی بتصرف.

دیکھیں : مغنی المحتاج (377/4).

ابن قدامہ رحمہ اللہ "المغنی"
حنابلہ کی کتاب میں کہتے ہیں :

"جس سے شرط باطل اور عقد نکاح صحیح
ہوتا ہو مثلا : شرط رکھے کہ عورت کو مہر نہیں ملے گا.. یا پھر عورت شرط رکھے کہ خاوند
اس سے وطئ نہیں کریگا، یا پھر عزل کرے گا تو یہ شروط فی نفسہ باطل ہیں؛ کیونکہ یہ
عقد نکاح کے مقاصد کے منافی ہیں، لیکن عقد نکاح صحیح ہوگا..

اور اگر خاوند شرط رکھے کہ وہ بیوی
سے وطئ نہیں کریگا تو عقد نکاح باطل ہونے کا احتمال ہے؛ کیونکہ یہ شرط مقاصد نکاح
کے منافی ہے، امام شافعی کا مسلک یہی ہے" انتہی

دیکھیں : المغنی (72/7) مزید حاشیۃ
ابن عابدین (131/3) اور فتاوی علیش المالکی (333/1) اور حاشیۃ الدسوقی (2
/237) کا بھی مطالعہ کریں.

اس بنا پر آپ کے لیے اس شرط پر
موافقت کرنا جائز نہیں اور نہ ہی اس عورت کے لیے ایسی شرط رکھنا جائز ہے، کیونکہ یہ
شرط مقاصد نکاح کے مخالف ہونے کی بنا پر فاسد ہے، اس لیے اسے ایسی شرط لگانے کی بنا
پر اللہ سبحانہ وتعالی سے توبہ و استغفار کرنی چاہیے، اور اللہ تعالی پر بغیر علم
کوئی بات مت کرے.

اور یہ علم میں رکھیں کہ لڑکا اپنی
منگیتر کے لیے اجنبی ہے اس لیے منگیتر کے ساتھ بغیر کسی ضرورت کے بات چیت کرنا جائز
نہیں، کیونکہ اس کے لیے وہ باقی اجنبی عورتوں جیسی ہی ہے.

واللہ اعلم.